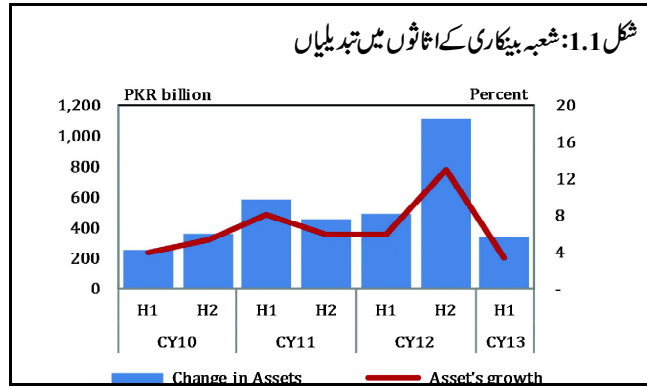


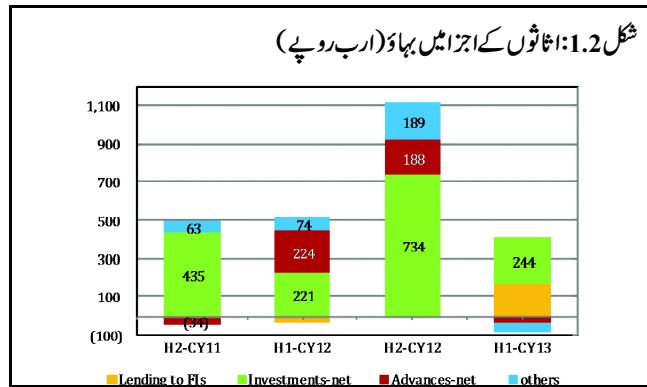
دشوار اقتصادی ماحول، گردش قرضے کے جزوی تصفیے اور مالیاتی خسارہ پورا کرنے کے لیے شعبہ بینکاری پر قدرے کم انحصار کے باعث بینکاری نظام کی اثاثہ جاتی اساس میں 3.9 فیصد کا معتدل اضافہ ہوا۔ صارفی امانتوں کی مناسب نمو سے مالی ضروریات پوری ہوئیں۔ بینکاری شعبے سے حکومتی قرض گیری میں کمی کے باوجود گردش قرضے کے تصفیے کی وجہ سے حکومتی پیپرز میں سرمایہ کاری جزواً بڑھ گئی۔ گرتے ہوئے نجی شعبے کے قرضے کے سبب قرضوں کا بہاؤ کم ہوا، گو کہ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں نے متعینہ موسمی انداز کے مطابق اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے قرض گیری بڑھا دی۔

زیر جائزہ مدت میں مشکل معاشی و کاروباری حالات اور وفاقی حکومت کے شعبہ بینکاری پر کم انحصار کی وجہ سے بینکاری شعبے کی نمو کم ہوئی۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں



میں کمی آئی جبکہ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کی رفتار گھٹ گئی چنانچہ اثاثہ جاتی اساس میں 3.9 فیصد کی معتدل نمو دیکھی گئی (شکل 1.1 اور 1.2)۔ نظام کی امانتوں میں مسلسل نمو ہوتی رہی جبکہ ہیٹ ترکیبی کا جھکاؤ کسی قدر کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ امانتوں کی طرف ہوا (شکل 1.3)۔

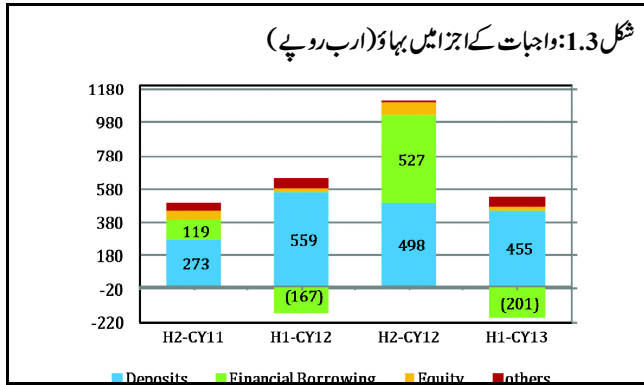
نجی شعبے کے قرضے کا بہاؤ کم ہوا۔۔۔ نجی شعبے کی جانب سے خالص واپسی کی وجہ سے قرضہ جزدان معمولی سا کم ہوا۔ یہ کمی متعدد عوامل کی بنا پر تھی جن میں گردش قرضے کا جزوی تصفیہ جس سے کارپوریٹ کو بینکوں کے واجبات پورے کرنے کا موقع ملا، ٹیکسٹائل قرضے کی موسمی خالص واپسی اور شکر کے شعبے میں قرضے کا پست تر استعمال شامل ہیں۔ بینکوں کے محتاط طرز عمل کی وجہ سے چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کا سفر نیچے کی طرف رہا جبکہ صارفی مالکاری کے کچھ اجزا میں کسی قدر بحالی دیکھی گئی۔ دیگر عوامل کے علاوہ توانائی کی کمی اور سلامتی کے خدشات قرضے کی طلب کو نیچے کی جانب لاتے رہے۔



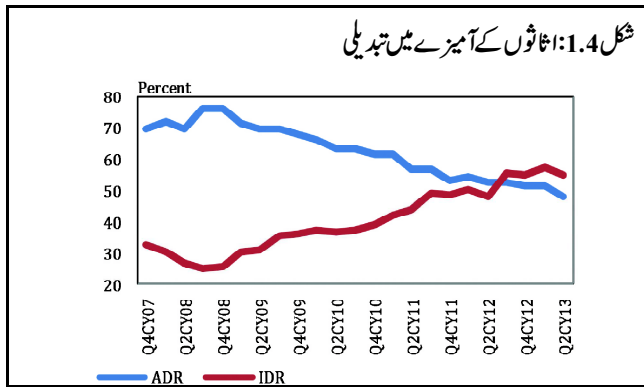
۔۔۔ جبکہ سرکاری شعبے میں بینکوں کا اکتشاف بڑھا بینکوں کی بیلنس شیٹ پر سرکاری شعبے کا اکتشاف مسلسل بڑھتا رہا، زیادہ تر

سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کی مالی ضروریات اور مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران شعبہ بینکاری نے سرکاری شعبے میں اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے 7.2 فیصد قرضے دیے۔ مزید یہ کہ بینکوں نے حکومتی تمسکات میں اپنی سرمایہ کاری بھی 6.3 فیصد بڑھا دی۔ نتیجے کے طور پر بینکاری شعبے کے اثاثوں میں سرکاری شعبے کے قرضے کا حصہ بڑھ کر 44.5 فیصد ہو گیا۔

مالی ضروریات زیادہ تر امانتوں میں 6.2 فیصد اضافے سے پوری ہوئیں۔ اس اضافے کا بڑا حصہ کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ (CASA) کے زمرے میں کرنٹ اکاؤنٹ



کے تحت امانتوں میں ہوا جبکہ معینہ امانتیں 1.26 فیصد کم ہو گئیں۔ معینہ امانتوں میں سست رفتاری کا یہ رجحان پچھلے سال کے دوران کم از کم شرح بچت⁸ میں کمی جانے والی تبدیلی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔⁹ بیرونی کرنسی کی امانتوں کی نمو زیادہ تر ملکی کرنسی کی قدر میں کمی سے ہم آہنگ رہی اور ساتھ ہی ضوابطی حدود میں بھی رہی۔¹⁰ دیگر واجباتی اجزا کے علاوہ مالی اداروں سے قرض گیری کم ہوئی کیونکہ بینکوں نے مرکزی بینک سے محفوظ قرضے واپس کیے جبکہ نظام کی ایکویٹی بچت کردہ آمدنی جمع ہونے کی بنا پر 2.3 فیصد بڑھ گئی۔



امانتوں میں قرضوں کا تناسب مسلسل رویہ زوال ہے۔۔۔ حکومتی تسکات میں بینکوں کی مسلسل سرمایہ کاری اور اس کے ہمراہ نجی شعبے کو قرض گاری میں سستی نے گذشتہ چند برسوں کے دوران بینکاری اثاثوں کی تشکیل نو کی۔ امانتوں کی اساس میں تسلسل سے نمو کے پیش نظر بینکوں کی بیلنس شیٹ پر کم پُر خطر اثاثوں کی طرف جھکاؤ امانتوں میں قرضوں کے گرتے ہوئے تناسب میں منعکس ہوا جبکہ امانتوں میں سرمایہ کاری کے تناسب میں تقریباً متوازی اضافہ ہوا۔ ان دونوں تناسبات کا یہ یکسر مختلف انداز بینکاری نظام میں مالی وساطت کے محدود ہونے اور نجی شعبے کے قرضے کی گنجائش کے خاتمے کی طرف لے جاتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران امانتوں میں قرضوں کا تناسب 50 فیصد سے بھی کم ہو کر 48.1 فیصد پہنچ گیا (شکل 1.4)۔

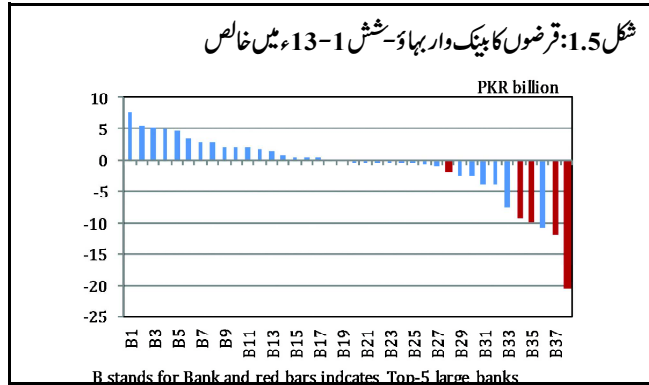
نجی شعبے کی طرف بہاؤ گھٹنا تو قرضے زوال پذیر ہو گئے۔۔۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی قرضوں میں 0.5 فیصد کی معمولی کمی آئی جس کا سبب نجی شعبے کی طرف قرضے کے بہاؤ کا گھٹنا تھا (جدول 1.1)۔ اس کمی کا سبب متعدد عوامل تھے جیسے: (الف) جون 2013ء میں 324 ارب روپے کے بین الادارہ جاتی گردش قرضے کا جزوی تصفیہ جس سے مختلف اداروں کو بینکوں کو اپنے واجب الادا قرضے لوٹانے میں مدد ملی، (ب) حکومت کی جانب سے 4.8 ملین ٹن چینی کی خریداری اور چینی کی برآمد میں نمایاں نمو کے باعث شکر کے شعبے میں قرض کی طلب میں کمی (خصوصاً 2013ء کی دوسری سہ ماہی میں)¹¹، (ج) نیکیٹائل کے شعبے میں موسمی خالص واپسی¹²، (د) گرانی میں کمی کی وجہ سے قرض گیری کی حقیقی لاگت میں اضافہ اور (ه) بلند خطرہ قرض کی وجہ سے نئے قرضے دینے میں بینکوں کا مسلسل محتاط رویہ۔

قرضوں کے بینک و ادارہ داروں میں غیر متوازن تقسیم دکھائی دیتی ہے کیونکہ پانچ بڑے بینکوں میں مجموعی خالص واپسی پوری بینکاری صنعت کے قرض کی کمی سے زیادہ تھی (شکل 1.5)۔ تاہم درمیانے اور چھوٹے سائز کے بینک نجی شعبے کو زیادہ قرضہ فراہم کرنے کے قابل رہے جو مثبت علامت ہے۔ شاید حکومتی تسکات پر زوال پذیر شرح سود، امانتوں کی بلند لاگت اور حال میں معتدل خطرہ قرض نے ان بینکوں کو قرضوں کی توسیع کے ذریعے بلند آمدنی کی طرف راغب کیا۔

8 مئی 2012ء میں اسٹیٹ بینک نے بچت امانتوں پر کم از کم شرح بڑھا کر 6 فیصد سالانہ کردی (جو پہلے 5 فیصد سالانہ تھی) اور اس کے بعد ہدایات جاری کیں کہ اپریل 2013ء سے یہ شرح ماہانہ اوسط بنیاد پر نکالی جائے۔
 9 بینکاری شعبے کا بچت امانتوں پر بوزن اوسط منافع دسمبر 2012ء میں 6.18 فیصد سے 20 اپریل 2013ء میں بڑھ کر جون 2013ء میں 6.38 فیصد ہو گیا۔ اس کے مقابلے میں معینہ امانتوں پر بوزن اوسط منافع دسمبر 2012ء میں 7.95 فیصد سے 61 پی پی ایس بڑھ کر جون 2013ء میں 7.34 فیصد ہو گیا۔
 10 کارپوریٹ کرٹشل بینکنگ کے محتاطیہ ضوابط کے قاعدہ O-5 کے مطابق بیرونی کرنسی کسی بھی وقت بینک کی مقامی کرنسی امانتوں کے 20 فیصد سے متجاوز نہیں ہونی چاہیے۔
 11 اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ 2013ء۔
 12 2013ء کی پہلی ششماہی میں واپسی 2012ء کی پہلی ششماہی سے کم تھی۔

جدول 1.1: 2013ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کا شعبہ وار بہاؤ			
ارب روپے			
کل	نجی شعبہ	سرکاری شعبہ	
			پی ٹی ای ایس
(49.5)	(50.9)	1.3	
			بینی
27.9	27.3	0.6	
			زراعت کا کاروبار
11.6	1.5	10.2	
			یکمیکل اور ادویات
0.8	0.8	(0.0)	
			مالیات
24.4	24.6	(0.1)	
			سینٹ
(4.6)	(4.6)	-	
			جوئے اور چھرا
0.6	0.6	-	
			برقی آلات
(3.1)	(3.1)	-	
			ٹیکسٹائل
(18.1)	(18.1)	-	
			جس میں
-			
			اسپینگ
(25.5)	(25.5)	-	
			کپوزٹ
0.9	0.9	-	
			ویونگ
(2.5)	(2.5)	-	
			دیگر
15.1	(34.7)	49.8	
			کل
(22.0)	(83.7)	61.7	



جدول 1.2: 2013ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کا جزو وار بہاؤ			
ارب روپے			
کل	نجی شعبہ	سرکاری شعبہ	
			معینہ سرمایہ کاری
(19.3)	(24.8)	5.6	
			جاری سرمایہ
(101.4)	(107.5)	6.1	
			تجارتی مالکاری
7.1	14.5	(7.4)	
			اجناسی مالکاری
52.6	(6.3)	58.9	
			جس میں
-	-	-	
			گندم کی مالکاری
72.0	7.8	64.2	
			دیگر
15.7	15.8	(0.0)	
			کل
(45.1)	(108.3)	63.1	

ساختی مسائل نے قرضے کی طلب کو متاثر کیا۔۔۔
 ساختی مسائل خصوصاً توانائی کی کفایت فراہمی اور سلامتی کے مسائل نے کاروباری اداروں کو اپنی موزوں ترین سطح سے نیچے کام کرنے پر مجبور کیا جس کے نتیجے میں قرضے کی طلب بتدریج کم ہوتی گئی۔ بیشتر تقسیم ایسی تھی جس سے موسمی اور قلیل مدتی جاری سرمائے کی ضروریات پوری ہوئیں جبکہ غیر استعمال شدہ پیداواری استعداد اور معمولی کاروباری توسیع کی وجہ سے معینہ سرمایہ کاری کے قرضے برائے نام رہے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناسی مالکاری کو چھوڑ کر زیادہ تر اجزا میں عموماً کمی دیکھی گئی (جدول 1.2)۔ تاہم تجارتی مالکاری کے قرضے میں معمولی بہتری مشاہدے میں آئی۔ بلند خطرہ قرض اور بینکوں کے محتاط رویے کی وجہ سے ایس ایم ای شعبے کو قرضوں کا زوال پذیر رجحان جاری رہا اور مزید 32 ارب روپے کی کمی ہوئی۔ صارفی مالکاری کو زیادہ تر 'ذاتی قرضوں' 13 اور گاڑیوں کی مالکاری کے اجزا میں تحریک ملی۔

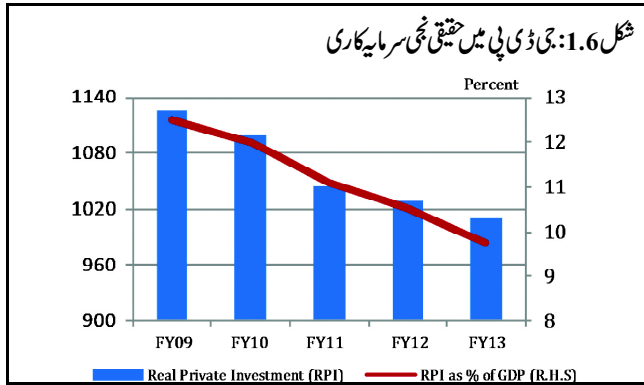
۔۔۔ جبکہ تشکیل سرمایہ ابھی سست رفتار تھی۔۔۔
 معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی کمی معیشت میں حقیقی نجی سرمایہ کاری میں کمی کی عکاس ہے جو مسلسل پانچویں برس جی ڈی پی کی فیصد کے لحاظ سے کم ہوئی اور 9.7 فیصد پر پہنچ گئی (شکل 1.6)۔ توقع ہے کہ مرکزی مسائل جن میں توانائی کا بحران اور امن و امان سرفہرست ہیں کو حل کرنے کی با معنی کوششوں سے معاشی سرگرمیوں میں دوبارہ جان پڑے گی اور نجی شعبے کو قرضے کی طلب بحال ہوگی۔

۔۔۔ اور توانائی کی پیداوار اور ترسیل کو رقوم کا بہاؤ

مدہم پڑا

تشویش کا ایک اور پہلو چند معاشی شعبوں میں قرضوں کا بڑھتا ہوا ارتکاز ہے خصوصاً شعبہ توانائی کی پیداوار اور ترسیل (پی ٹی ای ایس)۔ عام طور پر ٹیکسٹائل شعبہ قرضے سب سے زیادہ استعمال کرتا ہے، تاہم پچھلے چند برسوں میں خصوصاً 2012ء کے دوران پی ٹی ای ایس کو بینکوں کے قرضے کا اکتشاف خاصا بڑھا اور مجموعی قرضے جزدان کے 12.3 فیصد تک پہنچ گیا۔ تاہم جون جولائی 2013ء میں حکومت نے بین الادارہ جاتی گردش قرضے کا تصفیہ کیا جس کے نتیجے میں پی ٹی ای ایس میں 50 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی اور قرضوں میں اس کا حصہ زیر جائزہ مدت کے دوران گھٹ کر 10.6 فیصد ہو گیا۔ اگرچہ گردش قرضے کے تصفیے سے قلیل مدت میں توانائی کی رسد بہتر ہونے کی توقع ہے تاہم طویل مدتی نقطہ نظر سے ساختی مسائل کا تصفیہ ضروری ہے جس سے بینکوں کے پاس نجی شعبے کا قرضہ بڑھانے کے لیے مالکاری گنجائش پیدا ہوگی (بکس 1.1)۔

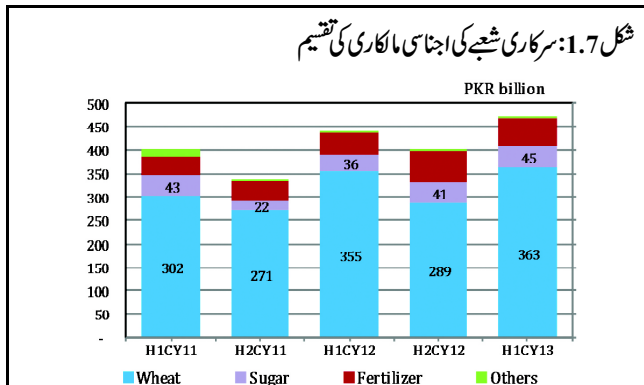
13 'ذاتی قرضے' کے جزی میں تیزی و سنج اہلیا نہیں اور زیادہ تر ایک بینک کی وجہ سے آئی ہے۔



جدول 1.3: حکومتی تسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری کا ہماؤ

شش 1-13ء	شش 2-12ء	شش 1-12ء	شش 2-11ء	ارب روپے
87	604	27	321	ایم ٹی بی
109	138	38	198	پی آئی بی
23	42	(7)	118	دیگر
219	784	59	637	حکومتی تسکات میں مجموعی سرمایہ کاری
250	736	222	435	مجموعی سرمایہ کاری
88	106	26	147	حکومتی تسکات میں سرمایہ کاری وکل سرمایہ کاری کا تناسب (فیصد)

چارچہ نہ ہونا، بہتر ہوتے ہوئے خالص سودی مارجن کے ساتھ مسلسل آمدنی، بڑھتی ہوئی لازمی شرح سیالیت کی اہل تسکات وغیرہ۔ دوسری طرف نجی شعبے کی سرگرمیوں کی تکمیل کے لیے کم رقم دستیاب تھیں۔ اس سے جدولی بینکوں کی بیلنس شیٹ کی تشکیل نو ہوئی ہے۔ حکومتی تسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری کا مجموعی اثاثوں میں حصہ بڑھ کر جون 13ء میں 37 فیصد ہو گیا جبکہ جون 2008ء میں یہ 14 فیصد تھا۔



اجناسی مالکاری نئی بلندیوں پر پہنچ گئی۔۔۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، سرکاری شعبے کے اجناس کی خریداری کی کارروائیوں کے لیے موسمی قرضہ سال کے دوران واحد نمایاں بہاؤ تھا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں خود تصفیاتی اجناسی مالکاری نئے نقطہ عروج پر پہنچ گئی (شکل 1.7)۔ امدادی قیمت میں اضافے کے باعث گندم کی مالکاری (مجموعی اجناسی مالکاری میں 77 فیصد حصہ) 26 فیصد بڑھ گئی جو بڑی حد تک گندم کی امدادی قیمت میں اضافے کے اعلان کا نتیجہ تھا جو ستمبر 12ء میں 1050 روپے فی 40 کلو سے بڑھ کر 1200 روپے فی 40 کلو ہو گئی۔ جب فروری 13ء میں ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان نے اضافی اسٹاک خرید تو چینی کے شعبے کو مالکاری بڑھی 14 جبکہ کھاد کے لیے مالکاری کھاد کے اسٹاک کی موسمی آف لوڈنگ کی وجہ سے کم ہو گئی۔¹⁵

حکومتی پیپرز میں سرمایہ کاری کسی قدر سست ہوئی۔۔۔

مالیاتی اخراجات کی زیادتی¹⁶ کی وجہ سے حکومت کے عدیم النظیر اور ختم نہ ہونے والی مالی ضروریات گذشتہ چند برسوں کے دوران زیادہ تر جدولی بینکوں کے ذریعے پوری ہوئیں (جدول 1.3)۔ متعدد فنڈوں کی بنا پر حکومتی پیپرز میں بینکوں کی سرمایہ کاری بلند رہی یعنی صفر خطرہ قرض، ملکی ریاستی قرض پر کوئی کیپٹل

2013ء کی پہلی ششماہی میں بھی بینکوں نے حکومتی تسکات میں مزید 219 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی۔ ان سرمایہ کاریوں کے جزوار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مارکیٹ ٹریڈرز میں بل سے زیادہ پاکستان سرمایہ کاری بانڈ کی خریداری ہوئی۔ اس کی وجہ شاید بینکوں کی اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں مرحلہ وار کمی کے تناسب سے شرح سود گرنے کی توقع نیز حکومت کی اپنا خسارہ قلیل مدتی رقم سے پورا کرنے کی خواہش میں کمی تھی تاکہ بار بار اجرائے ثانی سے بچا جاسکے۔

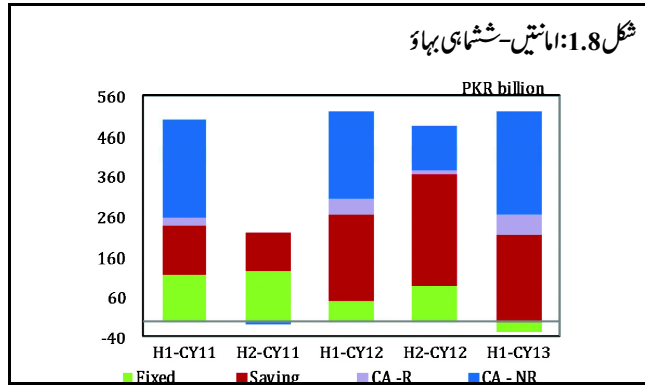
نظام کی مالی ضروریات امانتوں سے پوری ہوئیں

امانتوں کی مجموعی اساس میں 6.23 فیصد (455 ارب روپے) کی مستحکم نمودرج کی گئی جو تمام صාරنی امانتوں (497 ارب روپے) کی وجہ سے ہوئی جبکہ مالی اداروں کی امانتیں 13

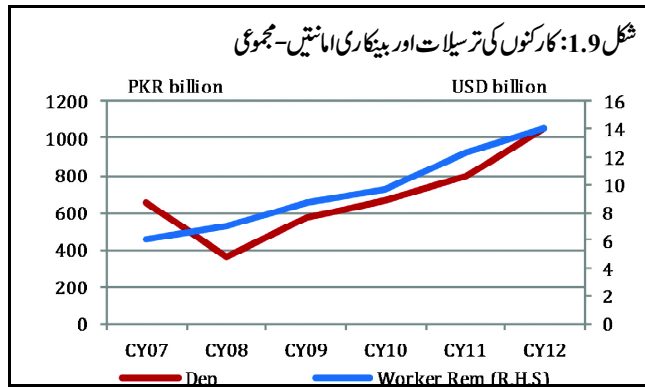
14 مارچ 2013ء میں ٹی بی کی اجناسی مالکاری کا اسٹاک 50 ارب روپے تھا جو اسٹاک کی ٹی بی کی جانب سے آف لوڈنگ کے سبب جون 13ء میں کم ہو کر 45 ارب روپے رہ گیا اور ستمبر 13ء میں مزید گر کر 40 ارب روپے ہو گیا۔

15 کھاد کی مالکاری کا موسمی نقطہ عروج کیلنڈر سال کی آخری سہ ماہی میں آتا ہے جس کی وجہ حکومت کی جانب سے بیج کی فصلوں (خصوصاً گندم) کی کٹائی کے لیے دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے کھاد کی درآمد ہے۔

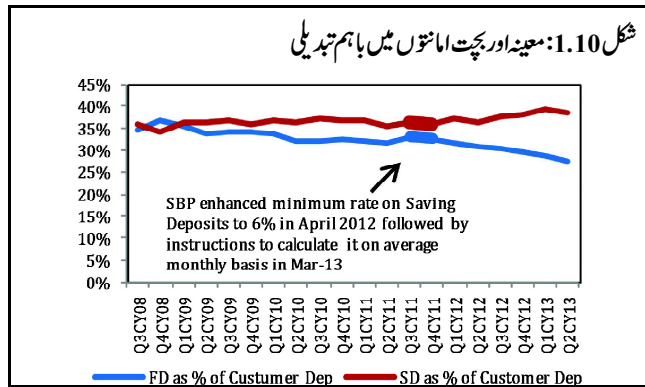
16 گذشتہ چند برسوں میں ٹی بی عوامی بھاری مالیاتی خسارے کا سبب بنے جن میں ٹیکس وصولی کی کمی، بیرونی قرض کی ادائیگی اور غیر یقینی ہونا، عمومی زراعت بالخصوص بجلی پر، اور ٹی بی ایس کے نقصانات شامل ہیں۔



فیصد (42 ارب روپے) کم ہو گئیں۔ صارفی امانتوں کی ہیئت ترکیبی سے کچھ مختلف انداز کا انکشاف ہوتا ہے (شکل 1.8)۔ مثال کے طور پر اگرچہ کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ امانتوں کی نمو امانتوں کی مجموعی نمو سے زیادہ تھی تاہم معینہ امانتیں، جن کی نمو پچھلے دو برسوں میں گھٹی تھی، 2013ء کی پہلی ششماہی میں 1.3 فیصد (26 ارب روپے) کم ہو گئیں۔



حالیہ برسوں میں کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ کی امانتوں کی نمونگی عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے: (الف) اپریل 2012ء میں اسٹیٹ بینک نے بچت امانتوں پر کم از کم شرح کی بالائی حد بڑھا کر 6 فیصد کر دی جسے ان ہدایات سے مزید تقویت ملی کہ یہ شرح ماہانہ اوسط بیلینس 17 پر نکالی جائے جس سے بچت امانتوں پر حقیقی منافع بڑھ گیا، (ب) حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کے ذریعے خطرے سے پاک معقول منافع حاصل کرنے کے لیے بینکوں کی اضافی امانتیں حاصل کرنے کی مربوط کوششیں 18، اور (ج) ترسیلات زر کی بھرپور ماہانہ آمد وغیرہ (شکل 1.9)۔



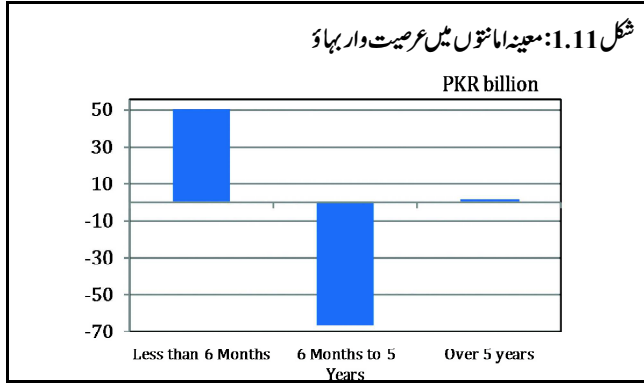
اسٹیٹ بینک کی جانب سے بچت امانتوں پر کم از کم شرح بڑھانے سے معینہ امانتوں میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ قومی بچت اسکیموں (معینہ امانتوں کا قریب ترین متبادل) میں لگائی گئی رقم میں اضافہ جاری رہا۔ معینہ اور بچت امانتوں میں نمو کا یہ مخالف انداز اور اس کے ہمراہ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے مسلسل رقم کی آمد غالباً یہ ظاہر کرتا ہے کہ معینہ امانتوں کی جگہ کسی حد تک یا تو زیادہ سیال بچت امانتوں نے لی یا بہتر یافت کی حامل قومی بچت اسکیموں نے لی (شکل 1.10)۔

تاہم معینہ امانتوں میں مجموعی کمی کے باوجود بہاؤ کے عرصیت و اعداد و شمار سے قلیل مدتی معینہ امانتوں (6 ماہ یا اس سے کم عرصیت) میں نمو ظاہر ہوتی ہے جبکہ معینہ امانتوں میں تیزی سے کمی کا اظہار ہوتا ہے (شکل 1.11)۔ معلوم ہوتا ہے کہ بینکوں نے قلیل مدتی اور لین دین کی امانتوں (کرنٹ اور سیونگ) کے ذریعے فنڈز کی لاگت کا انتظام کرنے پر توجہ مرکوز رکھی تاکہ کم از کم شرح بچت میں اضافے کے اثر کو کم سے کم کیا جاسکے۔

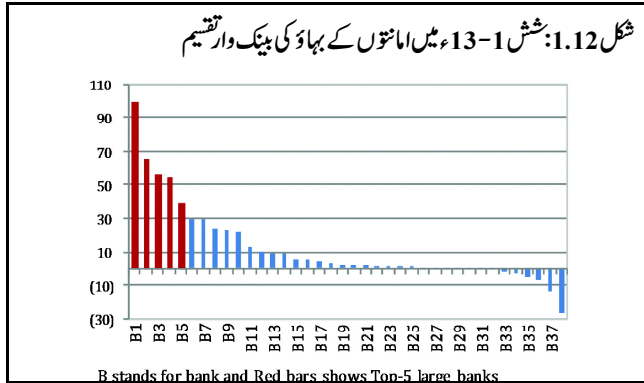
معلوم ہوتا ہے کہ امانتوں کی نمو زیادہ تر بڑے بینکوں تک محدود رہی۔ خاص طور پر بینکاری نظام کے اثاثوں میں 54 فیصد حصہ رکھنے والے پانچ بڑے بینک بینکاری نظام کی امانتوں کی مجموعی نمو میں 69 فیصد کا باعث بنے۔ بعض درمیانے اور چھوٹے سائز کے بینکوں کی امانتوں کی اساس میں کمی دیکھی گئی (شکل 1.12)۔

17 یہ دیکھا گیا کہ بینکوں کی بڑی تعداد بچت امانتوں کے کم از کم ماہانہ بیلینس پر کم سے کم مقررہ شرح ادا کرتی تھی۔ اسٹیٹ بینک نے (دیکھنے کی پی آر ڈی کارٹر نمبر 1، بتاریخ 15 مارچ 2013ء) امانت گزاروں کے مفاد کا تحفظ کرنے کے لیے اوسط ماہانہ بیلینس پر کم از کم 6 فیصد شرح ادا کرنے کی ہدایت کی۔

18 زیادہ تر رقم معینہ امانتوں کے بجائے قلیل عرصیتوں (3، 6 اور 12 ماہ) کے اہم فی بیلینس لگائی گئیں۔



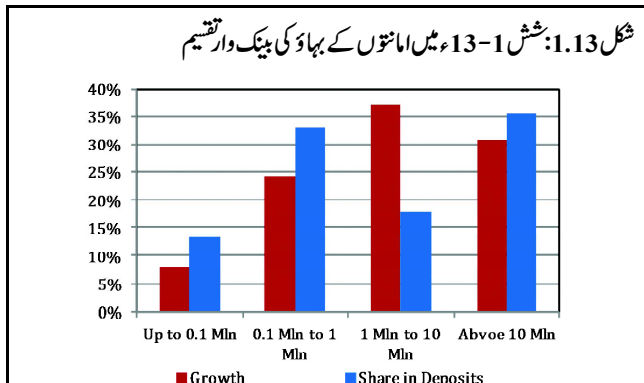
سائز کے لحاظ سے امانتوں کی تفصیلات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حصے کے مقابلے میں نمونوں میں امانتوں کا کردار غیر متوازن ہے۔ 1-10 ملین روپے کی حدود میں آنے والی امانتیں، جن کا امانتوں کی اساس میں صرف 17.9 فیصد حصہ تھا، امانتوں کی نمو میں 37 فیصد اضافے کا سبب بنیں۔ اس کے برعکس دیگر امانتوں کے بلحاظ سائز اجزا امانتوں کی مجموعی اساس میں اپنے اپنے حصوں کے مقابلے میں کم اضافے کا باعث بنے (شکل 1.13)۔ اس غیر متوازن کردار کی وجہ سے امانتوں کے علاوہ امانتوں اجزا کے سائز کے اندر امانتوں کی منتقلی ہو سکتی ہے۔



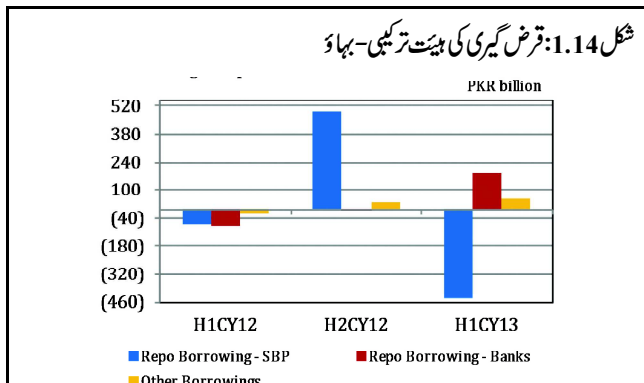
حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کم ہوئی تو بینکوں

کی قرض گیری سکڑ گئی۔۔۔

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں نے مالی اداروں کے 201 ارب روپے کے خالص قرضے واپس کیے خصوصاً اسٹیٹ بینک کے (شکل 1.14)۔ یہ کی امانتوں کی مستحکم نمو کے باعث بینکوں کے بہتر خاکہ سیالیت، جون 2013ء میں نقد سمیت گردش قرضے کے تصفیے، نجی شعبے کے قرضوں کی خالص واپسی اور بینک قرضوں پر وفاقی حکومت کے انحصار میں اعتدال آنے کی بنا پر ہوئی۔



ہفتہ وار اعداد و شمار¹⁹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2013ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قرض گیری جنوری تا جون 2013ء کی ہفتہ وار اوسط سے کم رہی۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے ابتدائی مہینوں میں اسٹیٹ بینک نے سیالیت کا دباؤ کم کرنے اور نظام ادائیگی کو ہموار طور پر چلنے میں مدد دینے کے لیے مارکیٹ میں سیالیت کا ادخال کیا۔ تاہم اسٹیٹ بینک نے دوسری سہ ماہی میں یہ ادخالات کم کر دیے جس کا سبب کئی عوامل تھے جیسے (الف) وسط مدتی گرانی کی توقعات کو کم کرنا اور (ب) روپے پر منافع کے ذریعے گرتے ہوئے روپے کو سہارا دینا۔²⁰

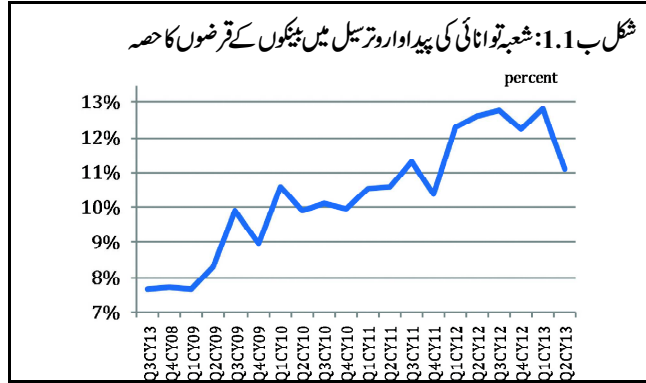


2013ء کی پہلی ششماہی کی بچت کردہ آمدنی کے طفیل شعبہ بینکاری کی ایکویٹی اساس 2.3 فیصد کی معتدل شرح (جبکہ 2012ء کی پہلی ششماہی میں 3.1 فیصد تھی) سے بڑھی۔ سست نمو کا سبب 2013ء کے سالانہ عمومی اجلاسوں میں اعلان کردہ منافع منقسمہ اور زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کا کمایا ہوا کم نفع معلوم ہوتا ہے۔

¹⁹ چونکہ مالی اداروں سے قرض گیری نوعیت کے لحاظ سے عارضی ہوتی ہے اس لیے زیادہ جلد آنے والے اعداد و شمار (مثلاً ہفتہ وار) سے رقوم کے بہاؤ کے رجحان کی بہتر تصویر سامنے آتی ہے۔

²⁰ دیکھئے زری پالیسی بیان، ستمبر 2013ء۔

بکس 1.1: شعبہ توانائی میں بین الادارہ جاتی گردش قرضے کا تفصیل



توانائی کی فراہمی میں کمی کی وجہ سے کاروباری ادارے عرصے تک اپنی موزوں ترین سطح سے کم پر کام کرتے رہے جس کے نتیجے میں طویل مدتی فنڈز کی طلب گر گئی۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران زیادہ تر قرضہ موسمی اور قلیل مدتی جاری سرمائے کی ضروریات کے سلسلے میں دیا گیا جبکہ معینہ سرمایہ کاری کے لیے قرضے کا بہاؤ سست رہا۔ دسمبر 2010ء سے جون 2014ء کے درمیان اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں 500 بی پی ایس کٹوتی کی بنا پر قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود (WALR) میں 400 بی پی ایس کمی کے باوجود قرضوں کی طلب جا رہی۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرض کی کم طلب کا بنیادی سبب قرض گیری کی لاگت نہیں تھی بلکہ متعدد مسائل نے نجی شعبے کے قرضوں کو روک رکھا جن میں توانائی کا سلسلہ بحران شامل ہے۔

توانائی کے مسلسل اور شدید بحران کا ایک اہم ضمنی نتیجہ بڑھتا ہوا بین الادارہ جاتی گردش قرضہ ہے جس کے باعث بینکوں کے قرضے شعبہ توانائی کی پیداوار اور ترسیل (بی ٹی ای ایس) میں مرکوز ہو گئے۔ مالکاری کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پی ٹی ای ایس کو بینکوں کے قرضے ستمبر 08ء میں 7.2 فیصد سے بڑھ کر مارچ 13ء میں 12.3 فیصد یعنی 512 ارب روپے تک پہنچ گئے (شکل ب 1.1)۔

حکومت نے شعبہ توانائی کے مسائل حل کرنے کے لیے جون تا جولائی 2013ء میں بین الادارہ جاتی گردش قرضے کا تفصیل کیا۔ آخری 2013ء میں مجموعی واجب الادا رقم 502 ارب روپے تھی جس میں سے آخر جون 2013ء میں 342 ارب روپے کا تفصیل کیا گیا۔¹ یہ تفصیل نقد ادائیگیوں، پی ٹی ای ایس اور حکومت کو پی ٹی ای ایس میں اپنی حصہ داری کی بنا پر ملنے والے تطبیقی رقم منقسمہ کے ذریعے کیا گیا (جدول ب 1.1)۔

مندرجہ بالا تہذیبوں کی وجہ سے پی ٹی ای ایس کے قرضے جون 13ء میں 69 ارب گھٹ کر 443 ارب روپے ہو گئے۔ نتیجتاً پی ٹی ای ایس میں بینکوں کا مجموعی ارتکاز بھی جون 13ء میں گھٹ کر 10.6 فیصد ہو گیا جبکہ مارچ 13ء میں 12.3 فیصد تھا جس میں زیادہ تر واپسی بڑے نجی شعبے کے بینکوں میں ہوئی۔

ارپ روپے	نقد آئی پی بیٹرز
161.23	56.31
23.36	81.33
33.21	48.12
19.71	341.96
* آخر جون 2013ء تک	

اگرچہ گردش قرضے کا تفصیل مثبت پیش رفت ہے اور متوقع طور پر توانائی کی فراہمی میں بہتری لائے گا تاہم فی الوقت اسے ایک قلیل مدتی حل سمجھا جاسکتا ہے۔ 2011ء اور 2012ء میں بھی اسی طرح کے اقدامات کیے گئے تھے۔ تاہم صارفین کی نادرہنگی کی بلند شرح اور دیگر ساختی کمزوریوں کی بنا پر گردش قرضہ صحیح ہوتا رہا۔ یہ ساختی مسائل ترسیل و تقسیم کے بے حد نا کارہ نظام، بلند پیداواری لاگت، بجلی کی چوری، زراعت وغیرہ کے گرد گھومتے ہیں۔ مزید گردش قرضے کو جمع ہونے اور اس مالکاری کو بینکوں کی ہینلس شیٹ پر مرکوز ہونے سے روکنے کے لیے حکومت کو تقسیم اور وصولی کا طریقہ کار² بہتر بنانے کے لیے مربوط کوششیں کرنا ہوں گی جس سے بینکوں کے لیے مالکاری کی گنجائش پیدا ہوگی اور وہ نجی شعبے کو قرض کی فراہمی بڑھا سکیں گے۔

- 1 جولائی 2013ء میں بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کی قابل وصولی رقم کے عوض قابل ادائیگی رقم کے تفصیل کے ذریعے 138.2 ارب روپے بچتائے گئے۔ گردش قرضے کے بقیہ 23 ارب روپے (502 ارب روپے میں سے) سپریم کورٹ میں آئی پی بیٹرز کے دائرہ مقدمت کی وجہ سے روک لیے گئے۔
- 2 حکومت پاکستان نے جولائی 2013ء میں ایک قومی توانائی پالیسی (18-2013ء) تشکیل دی جس کا بہت انتظار تھا۔ اس پالیسی میں بہتری کے لیے کئی پہلوؤں کو مدد بنا یا گیا ہے جن میں زراعت کا مرحلہ وار خاتمہ، سرکاری پاور پلانٹس اور ڈسکوز کی نجکاری، بجلی کی پیداوار کی لاگت گھٹانا مختلف متعلقہ اداروں اور وزارتوں کی تشکیل اور علاقائی ترسیلی اور پاور ڈیزنگ سسٹم کی تشکیل شامل ہیں۔